جہاں آراء (امیر ترین شہزادی)

مغلیہ حکومت کے دوران خواتین کے بہت کم نام سامنے آئے ہیں جن میں گلبدین بیگم، نور جہاں، ممتاز محل، جہاں آرا، روشن آرا، اورزیب النساء شامل ہیں۔ان میں سے دو، یعنی نور جہاں اور ممتاز محل، ملکہ تھیں۔

جب آرا کی والدہ کا انتقال ہوا، وہ صرف 17 سال کی تھیں، اوراسی لمحے سے، مغل سلطنت کے حرم کا بوجھ اس کے کندھوں پر آ گیا۔ وہ ہندوستان کی ملکہ نہیں تھیں، لیکن اپنی ماں ممتاز بیگم کی وفات کے بعد، وہ ساری زندگی مغل سلطنت کی سب سے طاقتور خاتون رہی۔ اپنی والدہ کی وفات کے بعد انہیں شاہ بیگم کا خطاب دیا گیا اور مزار کی ساری ذمہ داری اس 17 سالہ کے کندھوں پر آ گئی۔

یہ لقب اسے دوبارہ دیا گیا جب اس کے والد کا انتقال ہوا اور اس کا بھائی اورنگ زیب ہندوستان کا بادشاہ بن گیا۔ اگرچہ یہ وہ نہیں تھی جو وہ بادشاہ بننا چاہتی تھی۔ لیکن اورنگ زیب نے اس کی اچھی حکمت کی وجہ سے اس کی عزت کی۔ وہ مغلیہ سلطنت کی تاریخ کی ان چند خواتین میں سے ایک تھیں جن کے پاس شاہی احکامات جاری کرنے کا اختیار تھا۔ آرا رائل ہاؤس کی تقریبات کے لیے بھی ذمہ دار تھی۔

کیوں نہیں کیونکہ ان کے والد ہندوستان کے امیر ترین بادشاہ تھے جن کے دور کو ہندوستان کا سنہری دور کہا جاتا ہے۔ وہ ریاست میں خواتین اور غریبوں کی حالت کو بہتر بنانے کے لیے اپنے کام کے لیے جانا جاتا ہے۔ اس نے معاشرے میں تعلیم پھیلانے کی کوشش کی۔

جہان آرا پہلی مغل شہزادی ہیں جنہوں نے خواتین کے لیے عوامی جگہ بنائی۔ دہلی سے متصل جمنا پار صاحب آباد میں شیبلٹ بیگم کا باغ اپنی مثال آپ تھا۔ خواتین کے لیے ایک خاص جگہ تھی اور خاص دن صرف خواتین کے لیے تھے تاکہ وہ باغ میں آزادانہ طور پر چل سکیں اور وہاں کے ماحول سے لطف اندوز

ہوسکیں۔ جب مغربی سیاح ہندوستان آئے تو وہ حیران رہ گئے کہ مغل بیویاں کتنی بااثر تھیں۔ اس کے برعکس اس وقت برطانوی خواتین کو ایسے حقوق حاصل نہیں تھے۔ بیویاں کاروبار کررہی تھیں اور دوسروں کو ہدایت کررہی تھیں کہ کیا کریں اور کیا نہ کریں۔

آرا کی دولت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس کے پاس بہت ساری جائیدادیں تھیں، جس دن اس کے والد کا تاج پہنایا گیا، اس دن اسے ایک لاکھ رئیس اور چار لاکھ روپے دیئے گئے، جبکہ چھ لاکھ کے سالانہ وظیفے کا اعلان کیا گیا۔ یہ بعد میں اس کی والدہ کی وفات کے بعد دس لاکھ روپے تک بڑھا دیا گیا۔ اس کی والدہ کی وفات کے بعد کیا ہوا، اس کی تمام جائیداد کا آدھا حصہ آرا کو دیا گیا اور باقی نصف دوسرے بچوں میں تقسیم کردیا گیا۔ اس کی جائیدادوں میں اچل، فرجرہ، اور بچھول، صفاپور، دوہرہ سرکار اور پانی پت شامل تھے۔ اسے سورت شہر بھی دیا گیا جہاں اس کے جہاز چلتے تھے اور انگریزوں کے ساتھ تجارت کرتے تھے۔ آرا بیگم کی جائیداد بہت زرخیز تھی۔ ملک سورت جو کہ ایک بہت خوشحال صوبہ تھا، کو شاہ جہاں نے بطور جاگیر دیا تھا۔ اس وقت اس کی سالانہ آمدنی 7.5 ملین تھی۔ ساتھ ہی انہیں سورت کی بندرگاہ بھی دی گئی جو ہمیشہ مختلف ممالک کے تاجر استعمال کرتے تھے۔ اور اس کی وجہ سے، وہ پانچ لاکھ روپے سے تھوڑا کمارہے تھے۔ اس کے علاوہ اعظم گڑھ، امبالہ وغیرہ جیسی زرخیز جگہیں بھی اس کی اسٹیٹ میں شامل تھیں۔